کے بعد مشروع ہوئی ہو۔ اسے بدعت نہیں کہا جاتا، بلکہ بدعت وہ ہے جو سنت کے خلاف ہو، اور جو کسی امر شرعی کو ختم کر دے جبکہ اس کی علت موجود ہو بعض اوقات تو اسباب کے بدلنے پر نئی چیزیں ایجاد کرنی پڑتی ہیں "مائدہ" صرف اس لیے ہے کہ کھانے کو ذرا اونچا رکھا جائے تاکہ کھانے میں آسانی ہو، اس طرح کی چیزوں میں کوئی کراہت نہیں ہے اس سے "میز کرسی" پر کھانے کا جواز نکلتا ہے جب کہ اسی حدیث کو حضرت شیخ الحدیث مولانا ذکریا رحمۃ اللہ علیہ نے شمائل ترمذی کی اردو شرح" میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانا میز پر تناول نہیں فرمایا نہ چھوٹی طشتریوں میں نوش فرمایا نہ آپ کے لیے کوئی چپاتی پکائی گئی۔ حضرت یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہؓ سے پوچھا کہ کھانا کس چیز پر رکھ کر نوش فرماتے تھے، انہوں نے جواب دیا چمڑے کے دستر خوان پر۔ (ص۱۲۹)

علامہ مناوی اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ میز پر کھانا کھانا ہمیشہ متکبر لوگوں کی عادت رہی ہے۔ کوکب دری میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں چونکہ اس میں نصاریٰ کے ساتھ تشبہ بھی ہے اس لیے یہ مکروہ تحریمی ہے۔ تشبہ کا مسئلہ نہایت ہی اہم ہے۔ احادیث میں بہت کثرت سے اس پر مختلف عنوانات سے تنبیہ کی گئی ہے۔ کھانے میں، پینے میں، لباس میں، حتیٰ کہ عبادات تک میں اسے روکا گیا ہے جیسا کہ عاشورا کے روزے اور آذان کی احادیث میں کثرت سے یہ مضمون کتب حدیث میں مذکور ہے مگر لوگ اس میں خاص طور پر لاپرواہیں۔ فالی اللہ المشتکی۔

نیز حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ص۱۲۸ پر وہ یہی حدیث حضرت انس بن مالکؓ کی نقل کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص رہے ہیں۔ لہٰذا آج بھی مسلمانوں کو میز یا کرسی پر کھانا کھانے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ احقر کے خیال میں سید جلال الدین عمری صاحب کو اس حدیث کے ترجمہ و تشریح میں مغالطہ ہوا ہے کہ حدیث مذکورہ سے میز پر کھانے کا جواز نکلتا ہے۔

واللہ اعلم، والحق ان یتبع وفوق کل ذی علم علیم۔

(مولانا) محمد علی قریشی راولپنڈی متعلم دورہ حدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ

دیار مغرب کے انداز نرالے ہیں رتسلیمہ نسرین کی حمایت میں

اوسلو (اف پ۔اپ) توہین اسلام کے مرتکب بھارتی نژاد برطانوی مصنف

سلمان رشدی نے بنگلہ دیش کی دریدہ دہن مصنفہ تسلیمہ نسرین کی حمایت میں آواز بلند کرتے ہوئے کہا ہے